

OUDH PUNCH
LUCKNOW 1928 WEEKLY
जिल्द नं: १३
श्रीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) طالبعلمان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی ۵ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا سو وجہ یہ ہے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چہ بہتر کے ماہ دو تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر فی ماوقع ۔ جبکہ پرچہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ ہے تو نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن پریشانی یہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے درمیان غریب نیازمند مینیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ آیا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی سلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۵۳ نمبر ۱۶

مضامین

۲۴۔اکتوبر ۱۹۲۹ء

غزل

پھر نئی جنگ کے ساماں نظر آتے ہیں مجھے

بلبل پھر جنگ کے عنواں نظر آتے ہیں مجھے
پھر اہل لکھنؤ کے ساماں نظر آتے ہیں مجھے
وہ میاں کا دھوم دھڑکا ہو سے پھر آتی ہیں نو
بے پیر دروں کے سلطاں نظر آتے ہیں مجھے
جھکے ہو نٹوں میں لپکے گئے رنج کے شعلے
سب وہ گئے کوئی آن منظر آتے ہیں مجھے
بہوتے چھوڑ رکتے پھرتے ہیں نہ نہیں انتظام
لٹھ لیے کاندھوں پہ دہقاں نظر آتے ہیں مجھے
کل جو علم رکھے سازشیں کیے جاتے ہیں
جو بہادر رکھے روشنیاں منظر آتے ہیں مجھے
خاطر بھرا ہیں جو کرتے ہیں وہ گل ہو وہ
اہل دل دست و گریباں نظر آتے ہیں مجھے
خاں بہادر کا خطاب آپ نے پایا کیونکر
آپ تو شل سعتیاں نظر آتے ہیں مجھے
کیوں نہ ہو حضرت تو آپ پیدا ہیں ریش دراز
آپ تو چک کے دہاں نظر آتے ہیں مجھے
کا جل آنکھوں میں ہے گھی بولی زہری تو
خاوہی چھیل چھبیلیاں نظر آتے ہیں مجھے
اُٹھی ہو جو چھائی ہے انکا دوں کی گھٹا
لنگیاں باندھے وہ دل نظر آتے ہیں مجھے
ضبط سرکار نے ہتھیار کیے ہیں جب سے
سوما کھیلتے گرزیاں نظر آتے ہیں مجھے
مانگتے پھرتے ہیں پھر قوم سے چندہ لیڈر
پھر اسی لوٹ کے ساماں نظر آتے ہیں مجھے
خاں بہادر ہیں کر رواب کی شمس العلما
بیت کوڑے لرزاں نظر آتے ہیں مجھے

ذرا نگر بھی مشتاق کرو سکتے ہو سکے
ان میں ایک فقار بھی انسان نظر آتے ہیں مجھے
خواجہ حسن خاں فقار

لٹھمار پشاوری کی تک بندی

وعلیکم و ابہام اشتیاق۔ سلام تحسین کے ساتھ منت قبول ہماری بھی خیال ہے۔ مگر شعر کا پہلا مصرعہ اس کا بل دو فقار کر دینے کیا جاتا ہے تاکہ پھر مگٹنے نہ پائے۔ ناظرین اخبار انشاء اللہ خود ہی دیکھ لیں گے کہ شناس ہیں۔ گھنٹے گھر تک لیے ہم آج صرف اتنی بات پر خوش ہیں کہ لٹھمار نے بھی اردو اخبار میں ترقی ہو جو بار ورق اور قدر و قیمت گھٹا دی ہیں۔ گر دونا ہمیں یہی جنس نظر آئے گی نقد (ایڈیٹر)

تو ہوا مجھا سا پیر پاند سب سودا مجھکو
تو نے جب مجھ سے کہا او رستے پیر سودا مجھکو
اس نے جب خرق سے اکھاڑا طمانچہ مجھکو
میرا سمجھا کہ دکھاتے ہیں چرا خاکا مجھکو
جو نشئی رنگ سے اک کسی کو ذرا لا کر بیا
نہ مانے باندھا زور سے اتکا ہوا عنقا مجھکو
جاڑے آتے ہی ہوئی فوری اور شال کی فکر
شیخ جی اب تو نہیں ہے غم نسیہ مجھکو
کیوں نہ ہو ماں جو دماں اور ترقی حاصل
آ یا کابل میں نظر عقد ثریا مجھکو
ایک تو بزم میں آگئی نہیں جا ملتی کبھی
اُٹھکے پھر جیتے سے کہتے ہیں وہ بابا مجھکو
دام سمجھا میں اُسے دام جسے کہتے ہیں
آنکھ ملتے کی ہوئی دیدۂ بینا مجھکو
خاصہ نظر ہوئے وہاں باندھی ہے کچھ ایسی ہوا
گھر کہاں اب نظر آنے لگا ہتا مجھکو
...........کی ابھی دور ہو عادت تمہاری
اللہ گر آئے کوئی سونے کی چڑیا مجھکو
عنایت اللہ خاں لٹھمار پشاوری

عرض اعلیٰ و درک اسفل

دنیا کی ز سہست و تحسین روح پر پھول کے جو کوئی اپنے نفس کو بھول جائے اُس سے زیادہ احمق کوئی نہیں۔ دُنیا روز روز بدلتا جاتا ہے دنیا عجیب چیز ہے آج اپنا کا بھی گھبرایا تو وہی خانے میں گئے اور گزشتہ چند سال کے بعض جانا اُٹھا دے۔ ماشاء اللہ کی ایسی سازشیں جن ہوگیا غضب خدا کا دنیا میں کی تماشا دیکھیے جب بانس پر چڑھا یا اُسی کو ندے کنوئیں میں دھکیلا۔ کیا خیال کیا قرنے سابق جاتا اور حال سٹرک کا زمیں کے اسے میں تو سرکار پہنچ تو دہی نعمان خیری سرکار میں پھر سے بطرفی بحالی ہے؟ ایک نوٹ تحریر فرمایا۔ وہ مردوں کی نسبت دُنیا نے جو سلوک کیا اُسے بند و گھٹے دیتا ہے۔

سوامی شردھانند کی سوانح اور اصلاحی قوم کا اعلان

(۱) در حقیقت کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر غیر مسلمین کو جگہ نہ دے سکو ہی جاے وقار ہو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد نبوی کا دروازہ مسلم و کافر دونوں کے لئے یکساں کھلا رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سوامی جی جامع دہلی میں کیوں داخل کیے گئے باعث ہوا ہے۔ وہ مشرک نہیں ہیں اسو سے غیر مجس نہیں ہیں۔

(۲) خدا جب مہربان ہوتا ہے تو مہربانی کا اظہار ہو گئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ برکت روزی سعہ دہلی سوامی جی کی زبان سے ایک روز کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت جاری ہو گا انشاء اللہ والتوفیق الا باللہ

(۳) انتہائی تنگ خیالی و تعصب کی دلیل ہے اگر یہ خیال کریں سوامی جی کا داخلہ مسجد جامع میں قبل کر سکتے

(۴) اگر گرچہ تثلیث کا خیال ہو مسلک یہ جامع مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تو سوامی شردھانند کے داخلہ پر چونکہ فضل سے رد عمل ہی ہوسکتا اور اضطراب فضول ہے

سنہ ۱۳۴۳ھ (رقم ۶۶۲)

سوامی جی کا مبسوط لیکچر صفحہ (اقتباس)

(۱) دنیاوی اعتبار سے تو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہمیں

..... نادی مرحوم نے مولوی ظفر علی خاں کو [illegible] دوسرا ... گیا تو ... بنا لیا۔ قرآن [illegible] میں ایک ... [illegible] اسلام کو ایک ... [illegible] کو علوم نہیں ... سکتے۔ ایک ... [illegible] کی زبان ... اسلام ... کی طرح چلتی تھی۔ ... نادی ... مرحوم ... [illegible] کے ساتھ ... مرحوم ... [illegible] اسلام ہرگز ... نہیں ہوسکتا۔

(۲) ... [illegible] ... اسلام ...

(۳) ... [illegible] ...

و ... اسلام کے متعلق ... [illegible]

حاجیوں کا عروج (الفاظ ... [illegible])

... [illegible] اسلام ... [illegible] ... [illegible] ... اسلام ... [illegible] ... [illegible]

حاجیوں کا زوال (اقتباس)

... [illegible] ... [illegible] ... سال ... [illegible]

(۱) ... [illegible] ... نہیں۔

(۲) ... [illegible] ... نہیں جاسکتا۔

(۳) ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]؟

(۴) ..... [illegible] ...

فرازِ مولوی ظفر علیخاں (الفاظ ...)

(۱) ... [illegible] ... [illegible] ...

(۲) ... [illegible] ... مولانا ظفر علیخاں صاحب ... [illegible] ...

نیز صدر کوچی ... (مشتہر)

شیب (اقتباس ... المعنی)

(۱) ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... — راقم مستفسر

جدید آلات زراعت

تحریری اور سیدگی نفاق بذریعہ آلات تحریر و کتابت پیدا کرتے ہیں



الادباریات

وبائے خاص

خدا کنفوز ... اب ... خاص ... [illegible] ... [illegible] ... حضرت نظام ... [illegible] ... [illegible] ... خاص نمبر ... [illegible]

ایران ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

خیر ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... ہو جاتے ہیں۔

ایک صاحب عرض کرتے ہیں۔

... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

علے ہذا القیاس ... [illegible] ... [illegible]

چاہے جہاں چاہے گرا دے۔ ایک اور بیت
کا یہ مصرعہ ہمیں یاد ہے ؎
شب مہ و نازکی ہے سفر جہاز نیلی
جناب سن کے ذخیرہ میں یہ مصرعہ محفوظ تھا لیکن
اب تو اس سے بڑھ کے ادھر ہاتھ لگ گیا۔ پہلے
ترجمہ کیجیے اس کے بعد مطلب سمجھیے کیا معنی کہ آپ
(ایں را) نمی بینی۔ فرماتے ہیں کہ خشت (بیار یا
نقل) کی دعا ہے
ایک کے اے اختر
تو کیوں بیٹھا ہے
نشستہ بجائے نشستن
زیر دل رحیم ...
عربی معنی ...
فارسی معنی ...
جب نہ دیکھی ...
پر کیوں جا بیٹھا۔
ایک رنگین شاعر نے
سر سالار جنگ مرحوم کے
سامنے اپنا کلام پڑھا
اور مطلب کی تحریر ...
ہے سن کر ...
اے عاشقاں کیوں
آپ فرماتے ہیں
چاکی رستی میں باندھ کر
دکھلا دیجیے ...
اگر آپ اس بیت کے شعر
کے معنی سمجھ سکتے ہیں
تو کوئی وقت اس
فارسی شعر کے سمجھنے میں نہ ہوگی۔ دوسرا کوشش
کیجیے۔ دوسرا شعر ہے ؎
بہ شبم شبیہ خاور بدرم چرا نشستہ
کہ بہ قطب عرش منزل بدرم چرا نشستہ
لفظی ترجمہ ملاحظہ ہو میں رات کو خاور (مغرب یا
مشرق) کی شبیہ ہوں اور [illegible] کیوں بیٹھا ہے کہ
دوسری معنی [illegible] ساتھ دل عرش منزل کے

ساتھ دروازے کے کیوں بیٹھا ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے
مصرعے میں بدر معنی قمر ہو اور دال کے نیچے
پر نقطہ کا زائد [illegible] جناب شاعر نے [illegible] دیا
ہو تو معنی یہ ہونگے کہ میں رات کے وقت خاور کی تصویر
ہوں اے چاند کیوں بیٹھا ہے۔ علی ہذا دوسرے
مصرعے میں بدر کے معنی دروازے کے لیے جائیں
تو ترجمہ یوں کیا جائیگا کہ قطب عرش منزل میں
دروازے سے چلا آ۔ کیوں بیٹھا ہے۔ دروا گھنٹی
کو بھی کہتے ہیں ممکن ہے کہ دوسرے مصرعے کا دروا
گھنٹی کے مرادف ہو
ہاں تقدیر ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ دل عرش
منزل کے پاس گھنٹی (یا جھنجھنا) جھنجھنا ایسے
کیوں بیٹھا ہے۔ بہرحال یہ رسائی کی
لطافت [illegible] بچے کی مرغی طرح

جو معنی جاتی ہے کم نہیں ہوتی۔ پورے شعر کے معنی
اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ میں شب کے وقت خاور
کی تصویر ہوں [illegible] کیوں بیٹھا ہے۔ دیکھیے
کہیں [illegible] کہ قطب عرش منزل کے پاس
[illegible] ساتھ گھنٹی کے کیوں بیٹھا ہے۔
تیسرا شعر ہے ؎
بدر تو بدر آسا کہ بدر بدر [illegible]
ز غرا غرو [illegible] بچرا نشستہ
نئی صنعت [illegible] شعر
اس صنعت کا نام صنعت
بدر بدر ہے
معنی مطلب سے تو
شاعر کی غرض یہ ساتھ
ہوتی چاہیے۔ خالی
بدر بدر کی آفریں
؎
بدری بدر بدر [illegible]
بدر بدر [illegible]
[illegible] نشستہ
یوں بھی کہہ سکتے ہیں
بدرے بدر بدرم
بدر بدر [illegible] بغزال
[illegible] نشستہ
یہ عقیدہ [illegible] کہ یہ
صنعت [illegible]
نکلے کی [illegible] سے لندا
[illegible] میں ہے
صنعت لکھنی بھی کتنے



ہیں پہلے مصرعہ میں جو تھا بدر غروا بدر کی طرف اشارہ
کرتا ہے اگرچہ قرآن میں یہ لفظ [illegible] دال [illegible]
لیکن قرآن پہ اصلاح دینے کا حق ہر شخص رکھتا ہے
[illegible] کرنے کا فرض ثواب سے خالی نہیں
دو شعروں کے معنی ہم نے [illegible] پچھلے باقی شعر
میں [illegible] ہوتے تو عرض کیے جاتے۔ اگر خدا کرے
اس شعر میں معنی پیدا ہو سکے تو [illegible]

(نگار [illegible] حافظ سیتا رام [illegible] ہیں۔

کے مطابق درج کرتے ہیں۔ شعر نمبر ۲ ہے ؎

خورشید فلک بگرد سلطان بود

سالک مرد راہ کا جو تھا شعر ہے ؎

گر دور دل سے سوال کر دلیست و روحیست

بنفشان و خیز۔ اخیار چو جا چو نشستہ

دل سے مطلب ہے کہ دل اُس سوال کی بابت جو درست ہے
بیدل ہے جھکے گدا بھیا گدا ہیں جا بجا نشستہ
آہ لطافت ادب اپنے بازاری کرنے والے بازاری
لوگ کس صنعت سے مات ہونے کے وقت اکثر کام لیتے
ہیں چنانچہ مشہور ہے ؎

راہ نہ ملی ہارے گھنگھر

آدمی روٹی دریا بھر نکر

مقابل اور حاضر جوابی آدمی [illegible] کے روبرو جاتے ؎

مات کر دم [illegible]

[illegible]

پانچواں شعر ہے۔ ملاحظہ ہو وقت معانی خصوصاً
آخر میں مصرعہ حضرت [illegible] کا بہر حال صرف قابل
تحسین ہے ؎

بطفیل شیخ احمد سرہ تمام ہست کبیر

اولی الامر حکم [illegible] نشستہ

جی آپ کہتے ہیں حضرت کلام ادبی لگی نہیں ہے۔
یہ فارسی ہے فارسی۔ ڈاکٹر اقبال اسکی قدر جانتے
ہیں اُنکے سوا دنیا میں کوئی سمجھ بھی نہیں سکتا کتنا
تو ادراک۔ غالباً یہ جھڑکی ایڈیٹر صاحب کو دی گئی
ہے الفاظ سے تو نہیں مگر خواہ مخواہ اس شعر کا مطلب
یوں کر سکتے ہیں ایڈیٹر۔ احمد شیخ احمد کے طفیل میں
سراپا محامد و فضائل ہے اور جب یہ اولو الامر
تھی میں سے ہے تو اے ایڈیٹر تو کیوں ان کے آگے
بیٹھا ہے۔ واہ حضرت واہ! کیا خوب دکھایا آپ نے؟
یوں مطلب نکال لیتے ہیں گونگے کے اشاروں میں
بھی معنی ہوتے ہیں لیکن حضرت کے الفاظ معنی سے
خالی ہیں پھر بھی معنی پیدا ہی کر دیے۔ چھٹا شعر ہے ؎

گر زمانہ [illegible] دل [illegible]

زمانہ اگر [illegible] چو نشستہ

خدا جانے مخاطب کا طرف ایڈیٹر صاحب کی نسبت [illegible]

لکھا ہے احمد شیخ کے شعر ہیں مگر آپ فرض کر لیجیے کہ
ایڈیٹر صاحب ہی کو دولت عقلی حاصل ہوئی تو مطلب
یوں حل ہوتا ہے کہ بھائی ایڈیٹر تم کیوں بلبل کی طرح
دل شکستہ۔ [illegible] مشغول اور برنگ کی [illegible]
[illegible] کا بلبل [illegible] اور سپاہی بیٹھا
[illegible] کے غلام ہیں۔
پہلا شعر صنعت [illegible] ہے۔ ساتواں شعر کا
[illegible] سے تعلق رکھتا ہے غزل تو قطعہ بند ہے ملاحظہ
فرماتے ہیں ؎

[illegible] نعرہ [illegible]

[illegible]

بعض شاعروں کی زبان کی قسم اگر حضرت شاعر صاحب
مشکل لفظوں کے معنی خود ہی نہ لکھ دیتے تو بیچارے
غلام ان وحشی لغات کے حل پر ہرگز قادر نہ ہوتے کیا
معنی کر دیتے ہیں اپنے کلام [illegible] کتاب خانہ تو
ساتھ لاتے نہیں ہیں۔ باوجود دوسروں کی جہالت کا
لحاظ حضرت شاعر نے نہیں فرمایا یہ [illegible] شکایت ہے۔
نعرہ [illegible] ترکیب [illegible] کیا [illegible] کہتے ہیں
نعرہ ایک ستارہ نہیں [illegible]
یہاں سے ایک لطف دکھائی دیتی ہے [illegible]
دوسرے مصرعہ میں [illegible] معنی لفظ [illegible] ہیں جس شعر
کے معنی [illegible] ہے۔
[illegible] سے کہا جاتا ہے انکے معنی ہیں
[illegible] ان کے معنی یہ ہیں کہ [illegible] کے
سامنے جو شخص [illegible] ان کے [illegible]
کیوں بیٹھا ہے کیوں نہیں [illegible]
صفت سے [illegible] ایک [illegible]
آٹھواں شعر مطلب خارج از [illegible] ہے ؎

[illegible] شمسی [illegible]

[illegible]

شمسی صاحب سے مخاطب ہے کہ میری نظم [illegible]
دکن کو دکھا دو۔ پہلا مصرعہ کسی توضیح کا محتاج نہیں
البتہ دوسرا مصرعہ [illegible]
نظم [illegible]
[illegible] کے [illegible]

معنی ہیں شعر ان عجیب۔ [illegible]
فارسی [illegible]
[illegible]
انکے الفاظ کی تشریح و تفصیل کے لیے ہم مصرعہ ثانیہ
کے حل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ
[illegible]
ہے۔ دونوں لفظوں کے معنی جو صنعت نے لکھے ہیں
مجبوراً وہی قبول کرنے پڑے۔ اللہ رے گورکھ دھندا۔

[illegible] نشستہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] نشستہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
بادہ کے ساغر [illegible] بیٹھا ہے۔
ناظم و شاعر کی بڑی استادی یہ ہے کہ جس طرح
الفاظ کے معنی باہم پیوست نہیں ہیں اسی طرح ایک
مصرعہ دوسرے سے بالکل بے لگاؤ رہتا ہے۔
اس نظم یا غزل کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
رہ جاتا۔
اور خاص نمبر میں بہت کچھ لکھنا چاہتے تھے دیکھیے
جو فرصت ہوئی تو پھر لکھیں گے۔ خدا خوش رکھے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ضروری نہیں کہ ایڈیٹر کی لیاقت سب ہی
سے زیادہ ہو۔

راقم

خاکسار [illegible] ادیب [illegible]

خریدار حضرات منی آرڈر کے کوپن اور خطوط میں
اپنا نمبر خریداری ضرور درج کریں۔



"برج جوزا"

سر نمبر (۱) "اتنا اتنا اتنا بڑا انڈا کا ہے کا؟"

سر نمبر (۲) "یہ آل کا۔ آل کا۔ آل کا" (ستاروں کی چال چاہے سیدھی ہو یا ٹیڑھی کبھی بدلتی نہیں۔ پس اسی وہم میں معاملہ الجھا رہیگا۔ والسلام"

التعریف

نقل کفر کفر نباشد نقل مجرم جرم نیست

(۱) قاضی یحییٰ بن اکثم کے سامنے ایک چور مع مال مسروقہ گرفتار کیے ہوئے لایا گیا اور کہنے لگا کہ قاضی صاحب آپ کی عدالت میں سنا ہے کہ فلاں شخص مالک ہے؛ نے فلاں فلاں شخص پر شبہ پر گھوڑی چرانے کا الزام عائد کیا ہے حالانکہ بندہ درحقیقت سارق ہے ان بیچاروں کو ناحق پھنسایا۔ انھیں چھوڑ دیجیے میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے۔

قاضی:- تم نے گھوڑی کیونکر غائب کی؟

چور:- اس سوال کا جواب تو مشکل ہے مگر بہرحال (ذرا) دیکھیے یوں غضب کر دے پاؤں؟ یا دیکھیے یوں گھوڑی کو ڈپٹ اور اس کو رکاب لگا دے اور جیسے جب گھوڑی کو لے کر میں بھاگ نکلا تو اس طرح پچھاڑی کھول اور اسی طرح بال پکڑ کے پیچھے بیٹھا جاتا کہیں خدا نخواستہ میں درست بیٹھا ہوں یا نہیں۔

قاضی:- بیشک تم شہسوار معلوم ہوتے ہو گھوڑی کا سامان بھی خوب درست ہے۔ اچھا پھر کیا ہوا؟

چور:- اس کے بعد میں نے یوں ایڑ لگائی اور یوں اصلی مالک کی آنکھوں میں خاک جھونکتا اور اس وقت قاضی کو بیوقوف بناتا روانہ ہوا۔ یہ کہہ کر چل دیا۔ غائب!

قاضی صاحب انتظار کرتے رہے مگر چور نقلی مجرم کو رہا کرانے کے بعد پھر نہ پلٹا۔

(۲) حکم بن عبد اللہ کا مراث شب کو دکان پر کپڑا گھر لیا کہ سے پوچھیں اشرفیوں کی رکھی ہوئی چور نے پوچھا کیا بلکہ ان میں سے ایک پہلے ہی سے دروازہ پر بیٹھا رہا پھر جا کر لونڈی آئی دروازہ کھول کے چلی گئی چور نے آہستگی کے ساتھ پھر دروازہ بند کر لیا اتنے میں صاحب خانہ آئے انھوں نے دستک دی چور نے دروازہ کھول دیا اندھیرے میں چور کو لونڈی سمجھ کر مراث نے تھیلی حوالے کی میاں نے قدم اندر رکھا چور باہر نکلا۔ ساتھیوں کو تھیلی دکھائی انھوں نے کہا۔ یار تم نے بھاگ نکلنے کی جان پر ستم توڑا۔ مراث ذرا سی پر سارا قصہ اڑ گیا

غلطات کے یہ معنی ہیں کہ جا کر درواز سے چھوڑ ؟ چور نے کہا جس تھیلی اٹھائی دوبارہ مراث کے دروازے پر پہنچ کے آواز دی۔

مراث:- کون ہے؟

چور:- باہر آئیے۔ ذرا قریب کہ آپ ناحق شک میں ہیں آپ کی تھیلی ایک چور لیے جا رہا تھا کوتوال نے گرفتار کیا۔ چور اور اس کا جرم ہے۔ کوتوال کے حکم سے بندہ آپ کا مال لے کے حاضر ہوا ہے۔

مراث خوشی خوشی باہر آیا۔ تھیلی پہچانی بولے کہ لاؤ۔ چور نے تحریری رسید مانگی۔ مراث روشنی اور قلم دوات لینے اندر گیا۔ چور صاحب سالا مال نا رکھا ہی کو پری کر کے رفو چکر ہوئے۔

(۳) ریڈ کر سمین کالج میں اردو شارٹ ہینڈ پولیس کے سب انسپکٹر سیکھتے تھے۔ ان کا مقصد تھا آزادانہ خیال وطنی مسائل پر گھوم رہا تھا اور گورنمنٹ کی ابھی مدت اعلان تھا۔ ایک طالب العلم پروفیسر سے ناراض ہو کے انتقام یوں لیا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ابھی پروفیسر کی بغاوت کا حال کہہ دیا۔ دوسرے دن کالج میں لال پگڑی والا چپراسی چٹھی لیے پہنچا۔ صاحب نے سلام بولا۔ قریب بیٹھے پروفیسر بیچارے حاضر ہوا۔ صاحب کی آنکھیں سرخ تھیں تیور بگڑے تھے معلوم ہوتا تھا کہ اب چوٹ کی جب چوٹ کی صورت دیکھتے ہی ارشاد ہوا:- آپ پولیس کے خلاف کیا سکھاتا؟ پروفیسر جھوٹ بولنے کا زیادہ عادی نہ تھا انکار کس طرح کرتا۔ کہنے لگا:- حضور میرا یہی کام ہے۔ اگر اخبارات تقریروں کا اعلان کراؤں تو شارٹ ہینڈ کو نوٹ لینے کا ڈھب کیونکر معلوم ہو۔ صاحب کا باسہ ڈگری سے اترنا اور آنکھوں کی سرخی مع گرون ہلا کے بولے:- ادو یہ بات؟

پروفیسر:- حضور یہی بات ہے۔ اور یہ تو حضور جانتے ہی ہیں کہ پولیس کسی کی دوست نہیں ہوتی۔

حضور:- الیٹ۔ البشٹ (ال رائٹ)۔

پروفیسر:- رخصت کے وقت جو اخبار کہا ہے اور تقریریں حضور کے یہاں حنبلی کے صدق نہ آئی ہوں وہ مجھے عنایت فرمائیے تاکہ اردو کا بھی بلا

کر دوں۔ ابھی اردو شارٹ ہینڈ کا فن بچہ ہے

(نا بالغ ہے) بیس کثیر الاستعمال خطاطوں کی طرح پر مشتمل خطاطات کی ضرورت ہے۔

حضور:- اور لیس۔ ہم ورکر کے بھیجا سکتا۔

تیسرے روز تھے سو تمام اخبارات تقریریں جن کا اس طرح لکھا پروفیسر کی میز پر ڈھیر ہو گئیں۔

الغرض ثابت شد کہ مجرم کی نقل جرم نہیں ہوتی پس اگر ۲۰ اکتوبر کے اودھ پنچ میں قصہ گرو سنگھ کا ایک واقعہ بھی ذرا شائع ہوا ہے کہ وہاں چند بغیر وردی کے پولیس والے سفید پوش لے کے ایک طرف کھڑے ہوئے انھوں نے تماشائی کو ایک گالی نورا۔ دوسری جانب سے وردی پہنے پولیس آئی کچھ سوار اور کچھ پیادے پھر اسی طرح مشق نووار نے والوں کو پراگندہ کیا تو عیب خانہ اساتذہ کو ایک گتا تو کوئی جرم نہیں ان اعجاز ورزش کرتے ہیں تا کیونکہ جو بجائے جرم کی مشق ہی تو نقل ہی ہوتی ہے؟

شعیب کے جو ۱۴ مئی ... شوق کے زنی قتل کی مشق یا جرم .... یا مجرمانہ تربیت یا جرم خلاف فطرت کی نمائش ہیر پھیر۔ یا اقتدار کی آزمائش۔ واللہ سوا بعلم دے تو ... کا درس ۔ واللہ اعلم۔

داقف

قاضی عاقل

التعریف الاخلاقی

(۱) مجرے میں کا شہرت جہانگیر کے سامنے ہی نورجہاں نے اس لطیفہ پر دیا کہ ایک کبوتر اڑ کے اڑ گیا تو یہ سوال کرنے پر کہ کبوتر کیونکر اڑا فوراً دوسرا اڑا دیا۔

دقبلۂ عالم۔ یوں اڑا۔ یہ ترین عشق ہے۔

(۲) الف لیلہ میں خلیفہ ہارون الرشید کی ترین حماقت کا قصہ یہ ہے کہ غریب نے کبھی اشرفی دیکھی تھی۔ ... اشرفیاں گنت اٹھ گئیں دل نے کہا یار خلیفہ آج تم ایسے خوش نصیب ہو

کی ایک نہ دو، سو، لڑکیاں تمھاری جیب میں ہیں۔ اگر امیر المومنین خلیفہ ہارون رشید نے سن گن پائی تو خدا سمجھے، پہلے جان پر تاؤ آئے گا اور جیتے جی بال سر کا [illegible] تمھارے پیٹ کی طرح خدا سے خالی ہے۔ امیر المومنین کا حکم ہے کہ لڑکیاں حاضر کرو۔ [illegible] ہوں میرے پاس رہتی کہاں۔ خلیفہ کا [illegible] سرور ایک ہی جلاد ہے۔ [illegible] تم نے کبھی [illegible] کا مزا نہیں چکھا، ایک معمولی ایذا [illegible] لازم ہے کہ دینار پاتے ہیں تو [illegible] کی ایذا کا جلدی بتاؤ۔

لیجیے حضرت! [illegible] بھری مرزا کی [illegible]۔ قصے میں گرہیں پڑیں کہ [illegible] کا دروازہ [illegible]۔ [illegible] خلیفہ کا حکم ہے [illegible] جان کی [illegible] حضور کو غلط خبر دی۔ مجھ غریب کے پاس [illegible] ہے؟ [illegible] جلدی جان سے بچے۔

[illegible] کیا ہے خلیفہ کیا ہے۔ کیا مجھے [illegible] ہے؟ [illegible] دروازہ کھلا تو [illegible] خلیفہ کے [illegible] کوئی نہ تھا۔

"اچھا، آخر قول کیا تھا؟" میاں خلیفہ بولے [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] صاحب [illegible] والیوں کی [illegible] ساتھ میں [illegible] حضرت کے [illegible] اخلاقی جرأت کی [illegible] لوگوں کا [illegible] کرتے۔ جب [illegible] نقاب کشائی [illegible]

(۲) [illegible] خوبیاں [illegible] ایک [illegible]

[illegible] عورتیں [illegible] کے ہاتھ آتی ہیں اور [illegible] چل جاتی ہیں۔ وہ قریب [illegible] ہے۔

(دہلی ناول ماہل)

فن سوال اور پالیٹکس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک صاحب [illegible] کے ایک [illegible] کے زمانے تھے [illegible] دوسرے صاحب [illegible] کرتے تھے [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] حضرت علی [illegible] تھے [illegible]

افسوس کی جگہ ہے کہ آج کل کے ہندو مسلمان [illegible] نہیں جانتے حالانکہ [illegible] اور کانگریس کے نام [illegible] آپس میں تقسیم کرنے [illegible]

[illegible]

بعدالت العالیہ [illegible] گورنمنٹ بھوپال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۹۲۹ء

مہر عدالت

[illegible] بھوپال

خر طبیہ علاج! — خر طبیہ علاج!! — خر طبیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا — [illegible] دام پانچ روپیہ [illegible]

عمدہ کھانسی کی اکسیر دوا — [illegible] دام [illegible]

سفید — بال — جڑسے — کالا

[illegible]

کالا سے گورا — [illegible] دام پانچ روپیہ [illegible]

خونی بواسیر — [illegible]

بجلی کی گولی — [illegible] دام پانچ روپیہ [illegible]

طاقت کی دوا — [illegible] دام پانچ روپیہ [illegible]

پتہ: [illegible] ہال [illegible] دربھنگہ

بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے

اور ان کی ہر ایک بیماری

[illegible]

حکیم [illegible] گورنمنٹ رجسٹری شدہ

بال جیون گھٹی

(رجسٹرڈ)

[illegible]

سب جگہ بازاروں میں سوداگروں کے یہاں سے خریدو

[illegible]

چراغ صحت سال مفت لیجیے

[illegible]

المشتہر: [illegible] علی گڑھ [illegible]

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ باہر ہوگا

[illegible]

[illegible] وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

مجلات اودھ پنچ ۲۶-۱۹۲۶ء

[illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنگھار کمپنی [illegible] کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

[illegible]

بال سیاہ [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

[illegible]

[illegible] نمبر ۶۸۳

غذائے روحانی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی سے

جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی جو چیزیں اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ڈھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی ڈھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہوں تو کتاب کی مدد سے سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابجد کتاب میں لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کا برت سکتے ہیں جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ور ایک ستار یا سارنگی سے کمال نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا صلہ لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز ہے جو دوسرے۔ قیمت پانچ روپیہ

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

خزانہ الطاف کجسی [illegible]

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

سفرنامہ عراق

[illegible] قیمت فی جلد [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

اودھ پنچ لکھنؤ [illegible]

[illegible]